

3 بچت کے فروغ میں حکومت کا کردار: قومی بچت کارمیزی ڈائریکٹریٹ

3.1 تعارف

جدول 3.1: قومی بچت اسکیموں کے اظہارے				
م 10ء	م 09ء	م 08ء	م 07ء	قومی بچت اسکیمیں بلحاظ جی ڈی پی فیصد
9.9	10.0	10.0	10.8	اندرونی قرضے (واجب الادا)
31.3	32.9	31.2	36.1	غیر بینک قرض گیری
46.8	85.2	48.8	62.0	خسارے کی مالکاری
25.5	40.8	10.9	29.7	بینک امانتیں
32.5	31.9	27.6	29.2	☆ علاوہ، پرائز بانڈز
ماخذ: شعبہ اشتاریات، بینک دولت پاکستان				

پاکستانی معیشت میں جدولی بینک، ترقیاتی مالی ادارے، کچھ غیر بینک مالی کمپنیاں اور قومی بچت کارمیزی ڈائریکٹریٹ (سینٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز یا مختصراً سی ڈی این ایس) امانتیں جمع کرنے والے مالی ادارے ہیں لیکن ان اداروں کے مقاصد مختلف ہیں۔ بینک اور غیر بینک مالی کمپنیاں مالی وساطت کا فریضہ انجام دیتے ہوئے امانتیں قبول کرتی ہیں اور ان سے حاصل ہونے والی رقم قرضے دینے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں جبکہ سی ڈی این ایس مختلف قسم کے بچت مصنوعات تک رسائی دے کر ملکی بچتوں کو فروغ دیتا ہے جس کا مقصد حکومت کو بجٹ خسارے پر قابو پانے کے لیے مالکاری کا ایک غیر بینک ذریعہ فراہم کرنا ہے۔ قومی بچتوں کو جمع کرنے کے حوالے سے ان اداروں میں براہ راست مسابقت پائی جاتی ہے (جدول 3.1)۔

اس باب میں قومی بچت اسکیموں کا مختصر تجزیہ کیا گیا ہے۔ قومی بچت اسکیموں (نیشنل سیونگز اسکیمز یا مختصراً این ایس ایس) کو مالی بچتوں کے ایک اہم جز کی حیثیت حاصل ہے (ضمیمہ 5) جس میں آخر مالی سال 10ء تک ان کا حصہ 20 فیصد تھا۔ سیکشن 3.2 میں سی ڈی این ایس کے ارتقا کا مختصر تاریخی جائزہ دیا گیا ہے۔ سیکشن 3.3 میں این ایس ایس امانتوں کی خصوصیات، انہیں جمع کرنے کے رجحانات اور سیکشن 3.4 میں خسارے کی مالکاری میں ان کے کردار پر بحث شامل ہے۔ سیکشن 3.5 میں مالی شعبے پر اس کے اثرات کا جائزہ جبکہ آخری حصے میں خلاصہ دیا گیا ہے۔

3.2 مختصر تاریخ

پاکستان میں قومی بچت تنظیم کا قیام 1873ء میں گورنمنٹ سیونگز بینک ایکٹ 1873ء کے نفاذ کے ساتھ عمل میں آیا تھا۔¹ قومی بچت تنظیم کے تصور کے آغاز سے ہی حکومت اس پلیٹ فارم سے حاصل ہونے والی رقم کو بجٹ خسارہ پورا کرنے کے لیے استعمال کرتی رہی ہے۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران برطانوی حکومت نے اس ذریعے کو جنگ کے اخراجات پورے کرنے کے لیے استعمال کیا تھا۔ آزادی کے بعد سے پاکستان میں یہ تنظیم مختلف شکلوں میں کام کرتی رہی۔ اگست 1960ء میں سی ڈی این ایس کو وزارت خزانہ² سے ”منسلک شعبے“ کی حیثیت دی گئی اور اسے تمام پالیسی معاملات اور مختلف قومی بچت اسکیمیں شروع کرنے کی ذمہ داری سونپ دی گئی۔ سی ڈی این ایس کا موجودہ ڈھانچہ 1972ء میں وزارت خزانہ کے تحت قائم کیا گیا تھا۔ سی ڈی این ایس اب تک نہ صرف معیشت میں مالی بچتوں کے فروغ میں کامیاب رہا ہے بلکہ اس کے ذریعے حکومت کا بجٹ خسارہ پورا کرنے کے لیے درکار فنڈز حاصل کرنے میں بھی مدد ملی ہے۔ سی ڈی این ایس کی جانب سے قومی بچت اسکیموں کی مختلف تمسکات قومی بچت کے 367 ملک گیر مراکز کے ذریعے فروخت کی جاتی ہیں جنہیں 12 ریجنل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز کنٹرول کرتے ہیں۔

3.3 قومی بچت اسکیموں کی خصوصیات اور قوم جمع کرنے کے رجحانات

سی ڈی این ایس مختلف ناقابل تجارت، طویل مدتی بانڈز، سیونگز سرٹیفکیٹس اور اسکیموں کی پیشکش کرتا ہے (جدول 3.2) جس سے مختلف قسم کے سرمایہ کاروں خصوصاً معین آمدنی گروپ کی بچتوں اور سرمایہ کاری کی ضروریات پوری کرنے میں مدد ملی ہے۔ ان بچت تمسکات کی عرصیت تین تا دس سال کے درمیان ہوتی ہے اور اس پر مختلف شرح سود دیا جاتا ہے۔ حکومت نے 11 جنوری 2010ء کو ملکی تاریخ میں پہلی بار غیر دستاویزی قومی بچت بانڈ (این ایس بی) متعارف کرایا ہے جس کی عرصیتوں کی میعاد 3، 5 اور 10 سال تک ہے۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ قومی بچت کے مرکزی ڈائریکٹریٹ کا اہم مقصد بجٹ خسارے کو پورا کرنے کے لیے نجی بچتیں جمع کرنا تھا۔ تاہم اسکیموں پر بلند شرح منافع نے انہیں نہ صرف عوام بلکہ کارپوریٹ سرمایہ کاروں کے لیے سرمایہ کاری کا ایک پُرکشش ذریعہ بنادیا۔ قومی بچت اسکیموں کی مقبولیت اتنی بڑھ گئی کہ حکومت کو ہر

1 نیشنل سیونگز ویب سائٹ http://www.savings.gov.pk/about_us.asp

2 سالانہ کتاب 2005-2006، حکومت پاکستان، فنانس ڈویژن، وزارت خزانہ، پاکستان۔

جدول 3.2: چھپتے ہوئے قومی بچت اسکیموں کا خاکہ					
خصوصیات	ڈیفنس سیویگ سرٹیفکیٹس	ایپیشل سیویگ سرٹیفکیٹس	ریگولر اکرم سرٹیفکیٹس	بہبود سیویگ سرٹیفکیٹس	پی بی اے
متعارف کرانے کا سال	1966ء	1990ء	1993ء	2003ء	2003
عرصیت کی مدت	10 سال	3 سال	5 سال	10 سال	10 سال
تحويل کی کم از کم مدت	1 مہینہ	1 مہینہ	-	-	-
قبل از وقت بھرتا نہ پر جرمانہ	اگر ہر سال مکمل ہونے سے قبل بھرتا یا جائے تو اس پر منافع نہیں دیا جائے گا	اگر چھ ماہ کی ہر مدت مکمل ہونے سے قبل بھرتا یا جائے تو منافع نہیں دیا جائے گا	0.5 فیصد تا 2 فیصد کی عرفی مالیت	1.5 تا 0.25 فیصد کی عرفی مالیت	0.25 تا 1 فیصد کی عرفی مالیت
منافع کی ادائیگی	بلٹ بانڈز	سال میں دوبار	ماہانہ	ماہانہ	ماہانہ
زکوٰۃ	لازمی	لازمی	مستثنیٰ	مستثنیٰ	مستثنیٰ
ود ہولڈنگ لگس	10 فیصد ☆	10 فیصد ☆	10 فیصد	مستثنیٰ	مستثنیٰ
کم از کم سرمایہ کاری کی رقم	500 روپے	500 روپے	50,000 روپے	5,000 روپے	10,000 روپے
کم از کم سرمایہ کاری کی حد	کوئی حد نہیں	کوئی حد نہیں	کوئی حد نہیں	3,000,000 روپے	3,000,000 روپے
ادارہ جاتی سرمایہ کاری	اجازت ہے ☆☆	اجازت ہے ☆☆	اجازت ہے ☆☆	اجازت نہیں ☆☆	اجازت نہیں ☆☆☆☆
☆ اگر مجموعی سرمایہ کاری 150,000 روپے سے تجاوز نہیں کرتی تو وہ ہولڈنگ لگس سے مستثنیٰ حاصل ہے۔					
☆☆ علاوہ بینک و بصرہ کمپنیاں					
☆☆☆ صرف 60 سال اور اس سے زائد عمر کی بیوائیں اور سینئر شہری اس تسک میں سرمایہ کاری کے اہل ہیں۔					
☆☆☆☆ صرف وفاقی حکومتوں، صوبائی حکومتوں، حکومت آزاد جموں و کشمیر، مسلح افواج، نیم حکومتی و خود مختار اداروں کو ان میں سرمایہ کاری کی اجازت ہے۔					

سال ان سے بھاری نجی قوم موصول ہونے لگیں اور مجموعی وصولیوں سے اصل رقم کی ادائیگی کے علاوہ ان پر منافع بھی دیا جانے لگا۔ اس لیے حکومت کو ان اسکیموں یا اصل رقم کی واپسی کے لیے بجٹ میں الگ سے فنڈز مختص کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ تاہم مالی سال 04ء کے بعد اس رجحان میں تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے خصوصاً مالی سال 04ء کے دوران ایسا ہوا کہ قومی بچت اسکیموں کی مجموعی فروخت کی وصولیوں سے تمام ادائیگیاں نہیں کی جاسکتی تھیں۔³

اس کا ایک اہم سبب مارچ 2000ء میں قومی بچت اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاریوں پر پابندی تھی جو ان کی مجموعی فروخت میں خاصی کمی کا سبب بنی۔ اس کی ایک اور بڑی وجہ قومی بچت اسکیموں کی شرح منافع کو پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز کی شرح سے منسلک کیا جانا تھا۔⁴ مالی سال 03ء اور م 04ء کے دوران مارکیٹ کی شرح ہائے سود میں تیزی سے کمی نے ان اسکیموں پر شرح منافع کو بھی متاثر کیا جس کے نتیجے میں نجی بچتوں نے سرمایہ کاری کے متبادل راستوں کا رخ کر لیا۔ مزید برآں، 15 جون 2003ء سے بینکوں کے قومی بچت اسکیموں کی فروخت کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی تاکہ بطراجی سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی کی جاسکے کیونکہ این ایس ایس کی شرحوں اور قرض گاری کی شرحوں کے درمیان بہت زیادہ فرق تھا۔ اس کے نتیجے میں مجموعی ملکی قرضوں میں قومی بچت اسکیموں کا حصہ جس میں م 03ء سے مسلسل اضافہ ہو رہا تھا، اس میں کمی آنا شروع ہو گئی۔ لیکن قومی بچت اسکیموں کے مقابلے میں بلند شرح منافع کے حامل پنشنرز بینی فٹ اکاؤنٹ (پی بی اے 2003ء) اور بہبود سیویگ سرٹیفکیٹس (بی ایس سیز 2004ء) کے اجراء نے ان لوگوں کو سرمایہ کاری کی ترغیب دی جو اس میں سرمایہ کاری کے اہل تھے۔ جبکہ م 05ء تک کمی کے مختصر وقفے کے بعد⁵ این ایس ایس تسکات پر شرح منافع میں اضافے کے بعد ان سے رقم کی آمد بھی بڑھ گئی۔ ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر پابندی کے خاتمے (علاوہ بینک و بصرہ کمپنیاں) سے بھی اکتوبر 2006ء سے بچتیں جمع کرنے میں مدد ملی ہے۔ ہر طرح کے سرٹیفکیٹ کی مجموعی واجب الادا رقم کو جدول 3.3 میں دیا گیا ہے۔

جدول 3.4 سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینک امانتوں کی بہ وزن اوسط شرحوں کے مقابلے میں سی ڈی این ایس کی مختلف اسکیموں پر شرح منافع زیادہ ہے۔

دسمبر مالی سال 2000ء میں مارکیٹ میں بگاڑ کے خاتمے اور شرح منافع کے تعین کے لیے منڈی کی میکانات پر مبنی طریقہ کار اختیار کرنے کے مقصد سے قومی بچت اسکیموں کو پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز کی قطع شرح سود سے منسلک کر دیا گیا۔⁶ مالی سال 02ء تا 04ء کے دوران پی آئی بی کے نرخوں میں کمی کے رجحان کے بعد قومی بچت اسکیموں پر شرح منافع میں کمی شروع ہو گئی جو مالی سال 05ء میں بڑھ کر 7.1 فیصد (اوسطاً) تک پہنچ گئی۔ آخر مالی سال 08ء سے قومی بچت اسکیموں کی شرح منافع میں پی آئی بی میں رد و بدل کے لحاظ سے اضافہ کیا جاتا رہا، جس کا سبب مرکزی بینک کی جانب سے زری سخت گیری تھی۔ نتیجتاً مالی سال 09ء میں قومی بچت اسکیموں سے

³ جس کی تفصیلات مالی شعبے کے جائزے (ایف ایس اے) 2004 میں دی گئی ہیں۔

⁴ نوے کی دہائی میں ان اسکیموں پر شرح منافع کا تعین انتظامی طور پر کیا جاتا تھا اور یہ مارکیٹ میں دستیاب شرحوں سے بلند سطح پر تھا، اس لیے ان میں کافی کشش موجود تھی۔

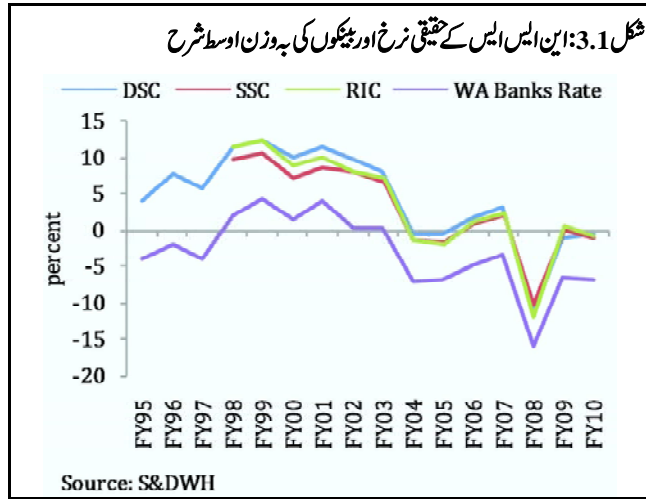
⁵ 2009 میں زری زری کی مدت مختصر تھی۔

⁶ 10 سالہ ڈیفنس سیویگ سرٹیفکیٹس پر منافع کی شرحیں 10 سالہ پی آئی بی سے منسلک ہیں، 5 سالہ ریگولر اکرم سرٹیفکیٹس کی شرح 5 سالہ پی آئی بی سے اور 3 سالہ ایپیشل سیویگ سرٹیفکیٹس کی شرح 3 سالہ پی آئی بی سے۔

بجٹ کے فروغ میں حکومت کا کردار: قومی بجٹ کا مرکزی ڈائریکٹریٹ

جدول 3.3: قومی بجٹ اسکیموں کی واجب الادا رقم میں ان اسکیموں کے مختلف وثیقہ جات کا حصہ فیصد					
میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 06ء	
74.1	74.4	71.1	72.1	73.6	1- سر تنفییس
15.4	20.2	27.9	30.7	33.6	ڈیفنس سیکورٹیز تنفییس (ڈی ایس سی)
24.1	22.7	15.7	15.6	15.9	ایٹیل سیکورٹیز تنفییس (ایس ایس سی)
9.3	7.2	5.0	5.5	7.9	ریگولر اکرم سر تنفییس (آ آ آ سی)
25.2	24.2	22.4	20.2	16.2	بہبود سیکورٹیز تنفییس (بی ایس سی)
0.0	0.0	0.1	0.1	0.1	دیگر
18.3	17.2	18.1	16.2	13.7	2- کھاتے
7.6	8.4	10.7	11.8	12.7	3- دیگر
100.0	100.0	100.0	100.0	100.0	کل (3+2+1)
1,456	1,271	1,020	940	882	این ایس ایس رقومات (ملین روپے)

ماخذ: شعبہ ثاریات



250.1 ارب روپے کی خالص رقوم حاصل ہوئیں۔ تاہم 2009ء میں زری نرمی کی مختصر مدت میں قومی بجٹ اسکیموں کی شرح میں 283-300 بی پی ایس تک کٹوتی کی گئی۔ نتیجتاً مالی سال 10ء کے دوران قومی بجٹ اسکیموں میں 185.7 ارب روپے کی رقم آئی جو 231 ارب روپے کے مقررہ ہدف سے کم تھی۔ مالی سال 11ء سے زری موقف میں تبدیلی کے بعد ان اسکیموں پر شرح منافع میں بھی اضافہ کیا گیا ہے (جدول 3.4)۔

اگرچہ قومی بجٹ اسکیمیں گرانے کے مطابق منافع کی پیشکش نہیں کرتیں لیکن اس سے قطع نظر بلند شرح منافع انہیں سرمایہ کاروں کے لیے پرکشش بنا دیتی ہے (شکل 3.1)۔ مالی سال 10ء میں

دوبارہ نمودار ہونے والے گرانے کے دباؤ کی بنا پر قومی بجٹ اسکیموں اور بینک امانتوں دونوں میں حقیقی شرح منافع منفی کے آس پاس رہی ہے۔

قومی بجٹ اسکیموں کے وثیقہ جات اپنی ناقابل تجارت نوعیت کے باعث مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ سے محفوظ رہتے ہیں۔ مزید برآں ان وثیقہ جات کی ایک نمایاں خصوصیت ان کے ”آن ٹیپ“ استعمال اور منسلک پٹ آپشن کی سہولت ہے جس سے سرمایہ کار اپنی سرمایہ کاری کو بھنانے کے قابل ہو جاتا ہے اور شرح منافع میں اضافے کی صورت میں وہ دوبارہ ان میں سرمایہ کاری کر سکتا ہے۔ قبل از وقت بھنانے کی سہولت ایک مخصوص رویے کو جنم دیتی ہے۔ قومی بجٹ اسکیموں کے وثیقہ جات کی یہ مختلف خصوصیات مارکیٹ میں بگاڑ پیدا کرنے کا باعث بنتی ہیں۔

3.4 قومی بجٹ اسکیمیں اور خسارے کی مالکاری

قومی بجٹ اسکیمیں طویل عرصہ سے حکومت کو بجٹ خسارے کی مالکاری کے لیے گرانے پیدا کیے بغیر قرض مہیا کرنے کا ایک اہم ذریعہ رہی ہیں۔ اسی کی دہائی کے اوائل تک بھاری غیر ملکی امداد اور ترسیلات زر کے باعث خاطر خواہ بیرونی رقوم حاصل ہونے کی وجہ سے ملکی قرضوں کا حجم ایک خاص حد میں رہا۔ مالی سال 80-81ء کے دوران غیر فنڈ قرضہ جات (قومی بجٹ اسکیموں پر مشتمل) کا مجموعی ملکی قرضوں میں حصہ صرف 16 فیصد تھا۔ تاہم، نوے کی دہائی کے دوران آمدنی و اخراجات کے بڑھتے ہوئے فرق اور رعایتی بیرونی قرضوں میں کمی کے باعث پاکستان کے اندرونی قرضے بڑھنا شروع ہو گئے جس سے حکومت میں اندرونی و بیرونی واجبات ادا کرنے کی صلاحیت کمزور ہو گئی۔ ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے حکومت نے اندرونی ذرائع خصوصاً غیر فنڈ ذرائع سے رقوم حاصل کرنا شروع کر دیں۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 96ء تا 00ء کے دوران مجموعی اندرونی قرضوں (واجب الادا) میں 77.2 فیصد اضافہ ہو گیا اور مجموعی اندرونی قرضوں میں غیر فنڈ قرضہ جات کا حصہ مالی سال 2000ء میں قرضوں کے دیگر اجزاء کے حصے سے بڑھ کر 40.1 فیصد اور مالی سال 03ء میں اپنی بلند ترین سطح 49.1 فیصد تک پہنچ گیا۔ تاہم بعد کی مدت میں این ایس ایس کی شرحوں میں کمی اور مالکاری

جدول 3.4: بینک امانتوں، حکومتی تسکات اور قومی بچت اسکیموں کے منافع کی ساخت													
شرح فیصد میں													
بینکاری شعبے کی امانتیں ☆					پی آئی بی / ایف آئی بی (ڈالر)			این ایس ایس رقم (ارب روپے)		قومی بچت اسکیمیں			
مجموعی	5 سالہ	3 سالہ	1 سالہ	بچتیں	10 سالہ	5 سالہ	3 سالہ		اوسط	بی ایس سی	آر آئی سی	ایس ایس سی #	ڈی ایس سی
8.2	14.7	11.8	8.0	7.3	15	14	13	219	16.0				16.0
8.2	14.9	12.1	8.2	7.3	15	14	13	262	18.0				18.0
8.5	14.9	12.4	8.3	7.4	15	14	13	322	16.7		15.6	16.3	18.0
8.4	14.0	12.1	8.8	7.4	15	-	13	425	17.4		18.0	16.3	18.0
8.0	12.3	10.1	9.4	6.9	15	-	-	557	15.4		16.0	14.3	16.0
7.3	11.2	9.3	8.5	6.3	-	-	-	592	14.8		16.0	12.3	16.0
6.6	10.4	8.7	7.8	5.8	-	-	-	652	13.8		14.0	12.3	15.0
6.5	10.0	8.9	8.2	5.6	14	12.9	12.5	643	12.6		12.5	11.2	14.0
6.6	10.0	8.4	8.2	5.7	14.0	13.0	12.5	694	12.6		12.5	11.2	14.0
5.6	9.4	9.0	8.3	4.6	12.5	12.1	11.6	689	13.3		12.5	12.4	15.0
4.6	8.7	8.2	7.2	3.5	10.6	9.8	8.8	792	13.0		12.5	12.4	14.1
4.2	7.7	7.2	5.9	3.5	8.1	7.3	6.7	779	10.9		10.6	10.5	11.6
2.1	4.7	3.8	3.1	1.7	4.8	3.6	2.9	909	9.3		9.1	8.7	10.0
1.6	3.4	3.1	2.6	1.3	6.2	5.0	4.0	844	8.5	10.1	7.7	7.7	8.5
1.3	3.2	3.0	2.7	1.3	7.4	5.4	4.4	899	8.1	10.1	7.0	7.2	8.0
1.3	3.2	3.0	2.7	1.0	-	-	-	821	8.0	10.1	6.8	7.0	8.2
1.9	4.0	4.0	4.3	1.2	-	-	-	854	8.0	10.1	6.8	7.0	8.2
2.6	5.0	5.5	4.8	1.7	-	-	-	775	9.1	11.0	8.9	7.0	9.5
2.7	5.6	5.2	5.3	1.7	9.9	9.7	9.5	882	9.8	11.5	8.9	8.6	10.0
3.4	6.0	7.1	6.0	1.9	10.5	10.0	9.7	903	10.0	11.5	9.2	9.3	10.0
3.5	6.3	7.2	6.8	2.1	10.1	9.6	9.3	940	10.2	11.6	9.5	9.3	10.2
3.6	7.2	6.7	6.9	2.1	10.2	9.8	9.7	971	10.7	11.6	9.5	9.3	12.2
5.6	8.7	8.6	7.3	4.9	13.4	-	12.3	1020	12.1	13.6	11.5	11.3	12.2
6.0	9.1	8.5	8.4	5.0	14.6	-	13.7	1069	14.6	16.8	15.0	14.5	12.2
6.5	9.1	9.6	8.5	5.1	12.6	12.4	12.5	1271	13.8	16.1	13.6	13.2	12.2
☆ ☆													
8.6	8.9	9.1	8.2	5.0	12.4	12.4	12.3	1368	12.5	14.2	12.0	11.7	12.2
6.0	8.9	9.7	8.3	5.0	12.7	12.6	12.5	1456	12.5	14.2	12.0	11.7	12.2
-	-	-	-	-	-	-	-	-	12.9	14.6	12.4	12.1	12.6
☆ ☆ ☆													

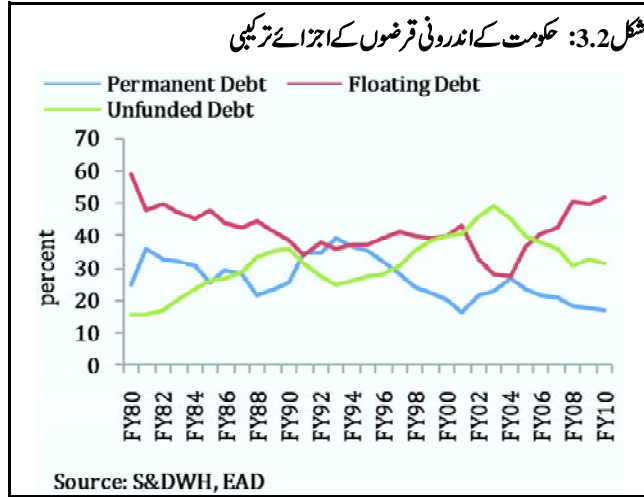
☆ عبوری اعداد و شمار۔ جدولی بینکوں کی خطرہ بہ وزن شرحیں، سود پر مبنی اور نفع و نقصان میں شراکت۔ تمام بینک (اس میں غیر ملکی امانتوں کی شرح بھی شامل ہے)۔

☆ ☆ م س 09ء میں جن شرحوں پر نظر ثانی کی گئی، اس کی تفصیلات یہ ہیں: (1) یکم اکتوبر 08ء کو ایس ایس کی شرح میں اضافہ (13)، آر آئی سی (13.3) اور بی ایس سی (15) (2)۔ دوسری بار اضافہ یکم دسمبر 08ء میں، ایس ایس سی (14.5)، آر آئی سی (15) اور بی ایس سی (16.8) اور تیسری مرتبہ یکم اپریل 09ء کو نظر ثانی کرتے ہوئے کی گئی، ایس ایس سی (13.2)، آر آئی سی (13.6) اور بی ایس سی (16.1)۔

☆ ☆ ☆ یکم اکتوبر 2010ء تک۔

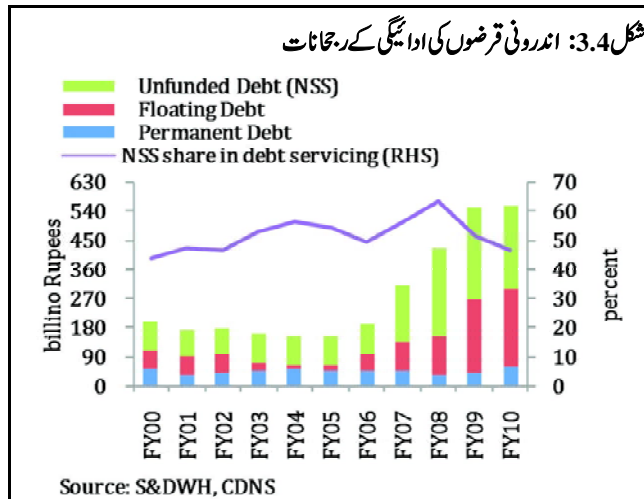
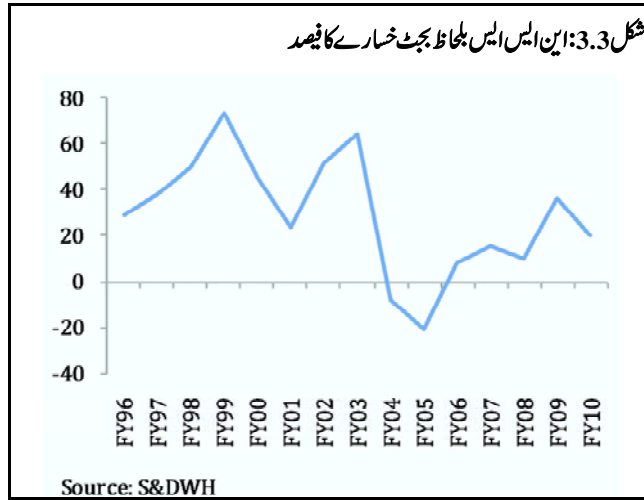
ایس ایس سی پر بیعادی منافع کی اوسط شرح۔ ایف آئی بی کی شرح م س 95ء تا م س 99ء۔

ماخذ: شعبہ نثریات اور سی ڈی این ایس



کے دیگر ذرائع کے استعمال کی وجہ سے مجموعی اندرونی قرضوں میں غیر فنڈ قرضوں کے حصے میں کمی آنا شروع ہو گئی اور یہ مالی سال 10ء میں 31.3 فیصد تک پہنچ گیا (شکل 3.2)۔

خسارے کی مالکاری میں قومی بجٹ اسکیموں کے سالانہ رجحان کو شکل 3.3 میں دیا گیا ہے۔ قومی بجٹ اسکیمیں نوے کی دہائی سے بجٹ خسارے کی مالکاری کا اہم ذریعہ رہی ہیں۔ 1999ء میں بجٹ خسارے کی تقریباً 74 فیصد مالکاری قومی بجٹ اسکیموں کے ذریعے کی گئی اور ان پر بلند شرح منافع کی پیشکش کی گئی تھی۔ مالی سال 00ء اور م 03ء کے دوران مجموعی خسارے کی مالکاری میں قومی بجٹ اسکیموں کا اوسط حصہ 46.4 فیصد تھا۔ تاہم بعد کی مدت میں خسارے کی مالکاری میں اس کے حصے میں کمی آئی اور یہ م 04ء اور م 05ء میں متنی ہو گیا۔ اس کا اہم سبب قومی بجٹ اسکیموں کی شرحوں میں نمایاں کمی تھی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ بڑھتے ہوئے مالیاتی خسارے کے باعث م 09ء کے دوران قومی بجٹ اسکیموں کی شرحوں میں خاصا اضافہ کیا گیا جس کے نتیجے میں 250.1 ارب روپے کی تاریخی خالص رقوم حاصل کرنے میں مدد ملی۔ نتیجتاً خسارے کی مجموعی مالکاری میں قومی بجٹ اسکیموں کا حصہ مالی سال 08ء کے 10.3 فیصد سے بڑھ کر 37 فیصد تک پہنچ گیا۔ تاہم قومی بجٹ اسکیموں کی شرح منافع میں کمی کے باعث آخر مالی سال 10ء تک اس کا حصہ گر کر 20 فیصد پر آ گیا ہے۔



این ایس ایس وثیقہ جات کی مہنگی نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے مجموعی ملکی قرضوں میں این ایس ایس کی رقومات کے بڑھتے ہوئے حصے کے حکومت کے قرضہ جاتی انتظام کے لیے مضمرات ہو سکتے ہیں کیونکہ قومی بجٹ اسکیموں پر شرح سود کی ادائیگیوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ جیسا کہ شکل 3.4 میں دیا گیا ہے کہ این ایس ایس کے ذریعے قرضوں کی مالکاری کے حصے میں اضافے کے باعث مالی سال 08ء میں اس کے قرضوں کی ادائیگی کا حصہ بڑھ کر 63 فیصد تک پہنچ گیا تھا، جو مالی سال 01ء تا مالی سال 07ء کے درمیان اوسطاً 52 فیصد رہا تھا۔

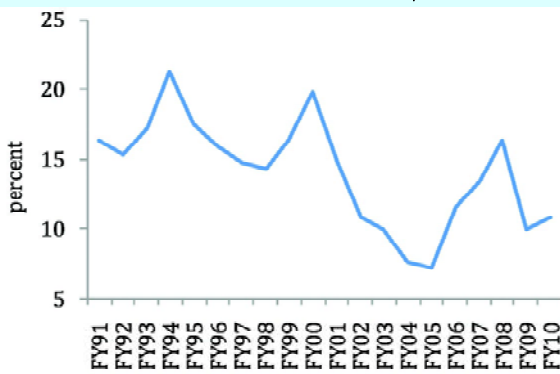
3.5 مالی شعبے کے لیے قومی بجٹ اسکیموں کے مضمرات

سرکاری شعبے کے ایک متوازی مالی ادارے کے طور پر سی ڈی این ایس کی موجودگی کے مالی شعبے پر خاصے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ ایسی ہی صورتحال بھارت میں بھی دیکھنے میں آئی ہے۔ بھارتی حکومت نے دیہی و نیم شہری علاقوں کے سرمایہ کاروں کے لیے مختلف چھوٹی بجٹ اسکیمیں (ایس ایس ایس) شروع کر رکھی ہیں۔ بھارتی ایس ایس ایس کی بعض خصوصیات پاکستان کی این ایس ایس سے ملتی جلتی ہیں۔ پاکستان کی طرح حکومتی شعبے میں ایس ایس ایس کی موجودگی بھی بھارت کی مالی منڈی میں بگاڑ کا باعث بنتی ہے (بکس 3.1)۔

جدول 1: بھارت میں چھوٹی پچتوں اور بینک امانتوں کے رجحانات				
رقم ارب روپے میں				
چھوٹی پچتوں پر شرح سود	واجب الادا چھوٹی پچتیں	بینکوں کی میعادوں پر اوسط شرح سود (فیصد)	بینکوں کی واجب الادا میعاد امانتیں	چھوٹی پچتیں، بینک امانتوں کے فیصد کے لحاظ سے
9.95	586	9.1	2,308	25.4
9.48	609	9.6	2,686	22.7
12.21	677	8.7	3,151	21.5
13.20	833	7.0	3,869	21.5
11.33	937	8.5	4,338	21.6
13.03	1,061	9.4	5,056	21.0
11.92	1,268	8.8	5,985	21.2
10.34	1,553	8.9	7,140	21.7
11.50	1,875	8.6	8,133	23.1
11.60	2,251	8.1	8,201	27.4
11.61	2,629	9.6	9,503	27.7
11.56	3,138	8.7	10,809	29.0
10.88	3,758	6.5	12,794	29.4
9.37	4,577	6.2	14,487	31.6
8.91	5,276	-	17,444	30.1
-	5,643	-	-	-
-	5,094	-	-	-
-	5,458	-	-	-
-	-	-	-	-

ماخذ: بھارت میں زری پالیسی کی ترسیل پر مضمون - تحریر آراکیشن موبن، دسمبر 2006

شکل 1: بھارت کے خام مالیاتی خسارے میں چھوٹی پچتوں کا حصہ



Source: Reserve Bank of India website

تاہم وقتاً فوقتاً ایس ایس ایس کی انتظامی شرحوں کے بگاڑ کے اثرات کو دور کرنے کے لیے بعض اقدامات تجویز کیے گئے جو یہ ہیں: انتظامی شرح ہائے سود کے نفاذ میں منڈی میں متعین کردہ نرخوں یا متعلقہ عرصیت کی حکومتی تحریکات کی ثانوی بازار میں یا توں کی بنیاد پر طے کرنا تاکہ ایس ایس ایس ساخت کو لچکدار بنایا جائے لیکن ان تجاویز پر ان کی روح کے مطابق عمل نہیں کیا جاسکا۔² ماضی قریب میں بھارتی حکومت نے ایک بار پھر ایس ایس کے انتظامی نرخوں کو ڈی ریگولیٹ کرنے اور انہیں منڈی پر مبنی شرح ہائے سود سے منسلک کرنے پر ایک بار پھر غور شروع کر دیا ہے۔³ اگر اس کا نفاذ کر دیا جاتا ہے تب ایسی ایکسیوں پر منافع میں کمی آجائے گی۔ فی الوقت پی پی ایف پر شرح سود 8 فیصد ہے جس پر ٹیکس نہیں ہے جبکہ بینک امانتوں پر بعد از ٹیکس منافع تقریباً 5.5 فیصد بنتا ہے ایسے افراد کے لیے جو 30 فیصد کے بلند ترین ٹیکس ریٹ کے دائرے میں شامل ہیں۔⁴

باس 3.1 بھارتی حکومت کی چھوٹی پچت اسکیمیں

بھارت میں چھوٹی پچت اسکیمیں (اسٹیل سیونگ اسکیمز یا ایس ایس ایس) آزادی کے بعد کے برسوں میں شروع کی گئی تھیں۔ ان کا مقصد دیہی و نیم شہری علاقوں میں سرمایہ کاری کے محفوظ اور پرکشش ذرائع کی فراہمی کے ساتھ ترقیاتی مقاصد کے لیے مالی وسائل جمع کرنا تھا۔ اس ضمن میں بھارتی حکومت نے گورنمنٹ سیونگز ایکٹ 1873ء، گورنمنٹ سیونگز سرٹیفیکیٹس ایکٹ 1959ء، پبلک پروویڈنٹ فنڈ ایکٹ 1968ء کے تحت مختلف اسکیمیں تیار کی تھیں۔ اس کے علاوہ انگریز کنوآرڈرز کے ذریعے بھی دو غیر لازمی اسکیمیں بھی متعارف کرائی گئی ہیں۔ اس وقت ایس ایس ایس میں یہ پچت امانتیں شامل ہیں: پوسٹ آفس سیونگ اکاؤنٹ، پوسٹ آفس ٹائم ڈپازٹس (1، 2، 3 اور 5 برس)، پوسٹ آفس ری کرنگ ڈپازٹس، پوسٹ آفس ماہانہ آمدنی اکاؤنٹ، سٹیمپڈ ٹریس، سیونگ بینک، سیونگ سرٹیفیکیٹ (VIII اجزا)، کسان وکاس پڑا اور پبلک پروویڈنٹ فنڈ (پی پی ایف) شامل ہیں۔ ان ایکسیوں کو بھارت بھر میں 154,000 پوسٹ آفس پر مشتمل دنیا کے سب سے بڑے پوسٹل نیٹ ورک کے ذریعے چلایا جاتا ہے جبکہ پی پی ایف اسکیمہ کاری شعبے تقریباً 8000 شاخوں کے ذریعے آپریٹ کی جاتی ہے۔

پاکستان کی طرح، بھارت میں بھی ایس ایس ایس کے ذریعے مالی شعبے کی دیگر ایکسیوں کے مقابلے میں کافی پرکشش شرح منافع پر پچتیں جمع کی جاتی ہیں۔ پاکستان میں بینکوں و بیمہ کمپنیوں کے علاوہ اداروں کو ایسی ایکسیوں میں سرمایہ لگانے کی اجازت دی گئی ہے لیکن بھارت میں ادارے ایسی ایکسیوں میں سرمایہ لگانے کے اہل نہیں ہیں اور ایسی ایکسیوں کا مقصد صرف اور صرف چھوٹے شہری و دیہی علاقوں کے سرمایہ کاروں کو سہولت بہم پہنچانا ہے۔ مزید برآں، ایس ایس ایس پر شرح ہائے سود کا تعین بھارتی حکومت انتظامی طور پر کرتی ہے جبکہ این ایس ایس کی شرحوں کو مالی سال 2000ء سے طویل مدتی ریاستی بانڈز سے منسلک کر دیا گیا ہے۔

گذشتہ دس برسوں کے دوران ایس ایس ایس کی مختلف ایکسیوں کے تحت واجب الادا امانتوں میں 191 فیصد اضافہ ہوا ہے اور مالی سال 09ء میں بڑھ کر 55 کھرب روپے تک پہنچ گئی ہیں جبکہ یہ مالی سال 2000ء میں 19 کھرب روپے تھیں۔ اسی طرح مالی سال 06ء کے دوران بینک امانتوں کے فیصد کے طور پر چھوٹی پچتوں میں مسلسل اضافے کا رجحان رہا ہے اور یہ 00ء کے 23.1 فیصد سے بڑھ کر 06ء میں 30.1 فیصد ہو گیا ہے۔ مزید برآں چھوٹی پچتوں کے ذریعے وسائل جمع کرنا بھارت میں بھی بڑھتا رہا ہے کیونکہ مالیاتی اہم ذریعہ ہے اور ان ایکسیوں پر بلند شرح منافع کے باعث خسارے کو پورا کرنے میں ان امانتوں کا حصول کی دہائی میں اوسطاً 17 فیصد رہا (1994ء میں 21.3 فیصد بلند ترین سطح تھی)۔ تاہم 00ء کے بعد سے ان ایکسیوں پر شرح سود میں کمی آنا شروع ہو گئی اور 05ء تک ایس ایس ایس کا حصہ 20 فیصد کی سطح پر آ گیا (شکل 1)۔ 08ء میں ایک بار پھر بڑھ کر 16.4 فیصد تک پہنچ گیا۔

پاکستان کی طرح ایس ایس ایس پر بلند شرح ہائے منافع کی پیشکش بھارت کی مالی منڈیوں میں بھی بگاڑ پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے اور زری پالیسی کی اثر پذیری کو متاثر کرتی ہے کیونکہ بینکوں کو فنڈز جمع کرنے میں چھوٹی پچت اسکیموں سے مسابقت کا سامنا ہوتا ہے۔ بینکوں کی جانب سے طویل مدتی امانتیں جمع کرنے کے لیے جن نرخوں کی پیشکش کی جاتی ہیں ان کی بنیاد پر قرض گاری کی شرحوں کے فلور کا تعین ہوتا ہے جو کہ کافی زیادہ ہے اور مسابقتی منڈی کی صورت میں مختلف ہو سکتا تھا۔ یہ بھارت میں قرض گاری کی شرحوں کے ٹیلی سطح پر رہنے کا ایک اہم سبب ہے۔¹

1 - بھارت میں زری پالیسی کی ترسیل - پی آئی ایس پیپر نمبر 35، جنوری 2008ء

2 جادوہرن چندرا (2007)، ”بھارت میں مالیاتی پائیداری: تجزیہ اور مضمرات“

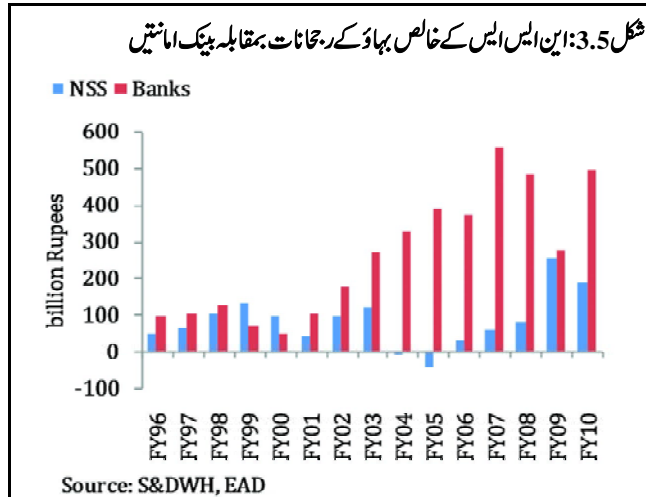
3 سنہا، پربھاکر (2010)، ”سنہا پر بھاکر (2010)“، ”چھوٹی پچتوں کی افادیت کم ہو سکتی ہے“، دی نائنٹر آف انڈیا، 14 جولائی 2010ء۔

4 دیکھئے فٹ نوٹ نمبر 3۔

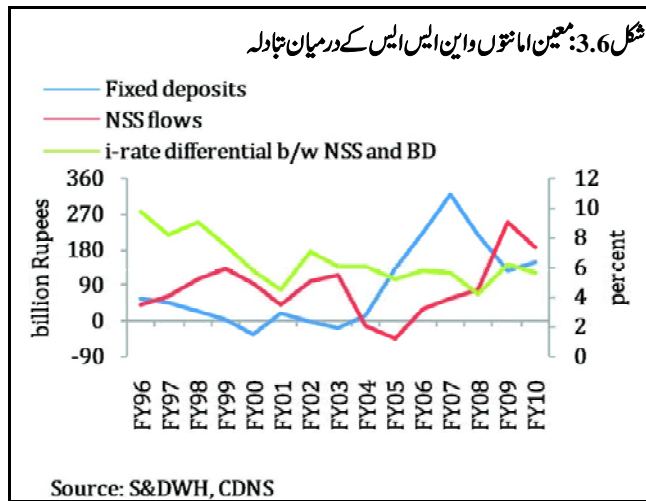
بجٹ کے فروغ میں حکومت کا کردار: قومی بجٹ کا مرکزی ڈائریکٹریٹ

جدول 3.5: قومی بجٹ اسکیموں اور بینک امانتوں کے رجحانات							
رقم ارب روپے میں، تناسب فیصد میں							
قومی بجٹ اسکیمیں (این ایس ایس)	بینک امانتیں			این ایس ایس کا حجم، بینک امانتوں و این ایس ایس کے فیصد کے طور پر			
	رقم ☆	عمو	جی ڈی پی فیصد		رقم	عمو	جی ڈی پی فیصد
میں 00ء	652	16.9	17.0	1037	4.4	27.1	38.6
میں 01ء	694	6.4	16.5	1139	9.9	27.1	37.8
میں 02ء	792	14.2	17.8	1314	15.3	29.5	37.6
میں 03ء	909	14.8	18.7	1581	20.3	32.4	36.5
میں 04ء	899	-1.1	15.9	1906	20.6	33.8	32.1
میں 05ء	854	-5.0	13.1	2291	20.2	35.3	27.2
میں 06ء	882	3.2	11.6	2662	16.2	34.9	24.9
میں 07ء	940	6.6	10.8	3218	20.9	37.1	22.6
میں 08ء	1020	8.6	10.0	3703	15.1	36.1	21.6
میں 09ء	1271	24.5	10.0	3980	7.5	31.2	24.2
میں 10ء	1456	14.6	9.9	4475	12.4	30.5	24.6

☆ علاوہ پرائز بانڈز
ماخذ: بینک دولت پاکستان



جدول 3.5 میں این ایس ایس کے تمسکات اور بینک امانتوں کے تقابلی رجحان کو دیا گیا ہے۔ قومی بجٹ اسکیمیں رقوم کے حصول کے حوالے سے بینکوں کے لیے بڑا چیلنج ہیں۔ تاہم گزشتہ کچھ برسوں سے پورے نظام (قومی بجٹ اسکیموں کا اسٹاک جمع بینک امانتیں) کی مجموعی امانتوں کے فیصد کے لحاظ سے قومی بجٹ اسکیموں کے حصے میں کمی آرہی ہے اور وہ اپنی مالی سال 2000ء کی بلند ترین سطح 38.6 فیصد سے گزر کر مالی سال 10ء میں 25.6 فیصد ہو گیا ہے (شکل 3.5)۔

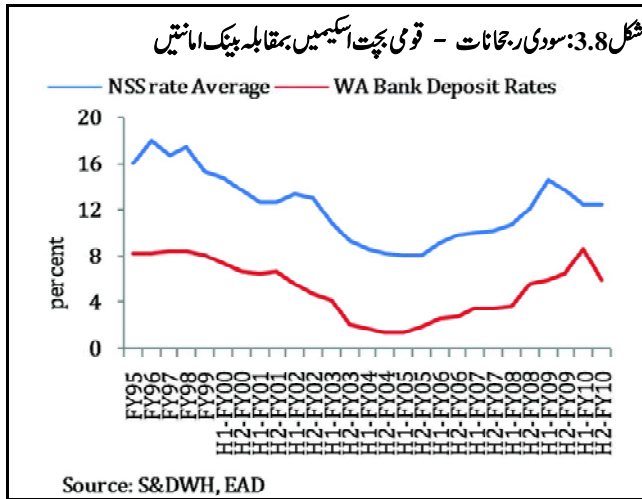
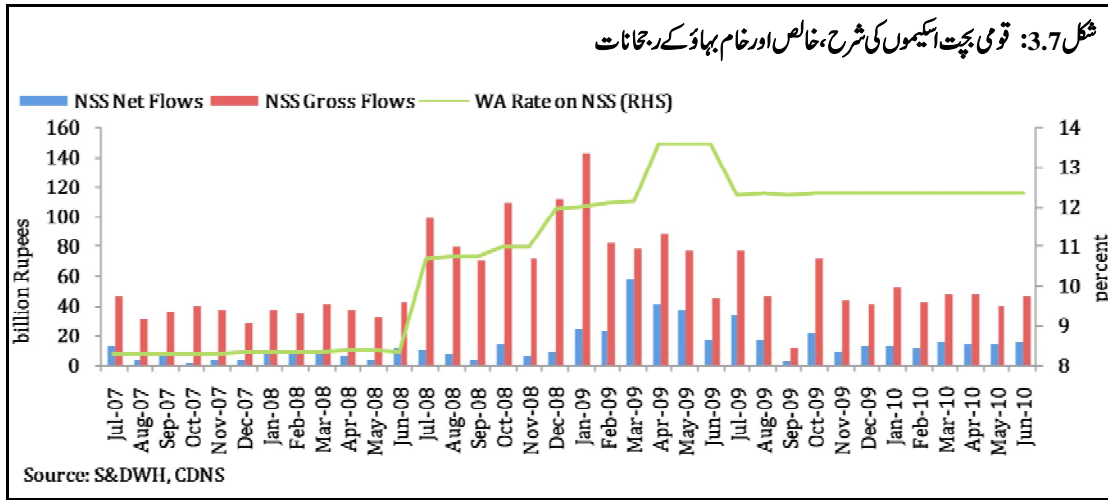


قومی بجٹ اسکیموں کی شرحوں اور بینک امانتوں کے درمیان تقریباً 6.4 فیصد کے وسیع تفاوت⁷ کے بینکاری نظام کی امانتوں پر بہت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ میعادوں میں ظاہری فرق کے باوجود بینک امانتوں اور قومی بجٹ اسکیموں کے درمیان تبادلے کی شدت کا ایک اہم سبب قبل از وقت بھنانے کی سہولت ہے جس سے کسی جرمانے کے بغیر استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ اس سے سرمایہ کاروں کو ترغیب ملتی ہے کہ بلند شرح سود کے دور میں وہ اپنی رقوم کو بینکوں کے بجائے قومی بجٹ اسکیموں میں سرمایہ کاری کے لیے مختص کریں۔

شکل 3.6 میں قومی بجٹ اسکیموں اور بینک امانتوں کی شرحوں کے درمیان شرح سود کے تفرق کو قومی بجٹ اسکیموں میں خالص بہاؤ اور بینک امانتوں کی بنیاد پر دکھایا گیا ہے۔ شکل سے ظاہر ہوتا ہے

⁷ بینک امانتوں پر ہونے والا این ایس ایس کی شرحوں اور مجموعی ہونے والا اوسط شرحوں کے مابین تفاوت۔ تفاوت کے اعداد و شمار مالی سال 10 کے ہیں۔

کہ نوے کی دہائی کے دوران دونوں میں شرح سود کا خاصا تفرق (تقریباً 7.5 فیصد تا 9.8 فیصد) قومی بچت اسکیموں کی رقوم میں خاصے اضافے کا باعث بنا ہے۔ تاہم بعد کی مدت میں یہ تفرق سٹڑ گیا جب مالی سال 00ء میں قومی بچت اسکیموں کی شرحوں کو پی آئی پیز سے منسلک کر دیا گیا تھا۔ اگرچہ مالی سال 02ء تا 06ء کے درمیان شرح سود کا 6 فیصد (اوسطاً) قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری کی ترغیب دینے کے لیے کافی تھا لیکن اس کے باوجود ان کی رقوم کے بہاؤ میں خاصی کمی دیکھنے میں آئی تھی جس کی اہم وجوہات میں ادارہ جاتی سرمایہ کاریوں پر پابندی بینکوں کے ذریعے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس اور اسٹیبلشمنٹ سیونگ سرٹیفکیٹس کی فروخت کو معطل کرنا اور بینکوں سے قومی بچت اسکیموں کی فروخت کو ممنوع قرار دینا شامل ہے۔ مذکورہ حالات کا نتیجہ ادارہ جاتی سرمایہ کاریوں کی بینکوں میں منتقلی کی صورت میں برآمد ہوا جس کی عکاسی بینکوں کی معین امانتوں میں مسلسل اضافے سے ہوتی ہے۔ تاہم اس صورتحال میں اس وقت خاصی تبدیلی دیکھنے میں آئی جب بالآخر اکتوبر 2006ء میں ادارہ جاتی سرمایہ کاریوں سے پابندی ہٹائی گئی اور اس فیصلے سے قومی بچت اسکیموں میں دوبارہ ادارہ جاتی رقوم آنے لگیں (شکل 3.6)۔ اسی طرح آخر مئی 08ء سے دونوں کے مابین شرح سود کا تفرق وسیع ہوا ہے جس کا سبب قومی بچت اسکیموں کی شرحوں پر تیزی سے نظر ثانی ہے اور اس کی وجہ سے اس ذریعے سے تاریخی طور پر بلند رقوم حاصل ہوئیں (شکل 3.7) جبکہ مئی 09ء میں بینکوں کی معین امانتوں کے بہاؤ میں خاصی کمی آئی ہے۔



بینک امانتوں اور قومی بچت اسکیموں کے مابین تبادلے کے امکانات نے بینکاری نظام پر خاصے گہرے اثرات مرتب کیے ہیں کیونکہ ان اسکیموں میں زیادہ رقوم جانے سے وسط مدتی فنڈز یا معین امانتیں بینکاری نظام سے نکل سکتی ہیں جس سے بینکوں کی وسط مدتی منصوبوں میں سرمایہ کاری کی صلاحیت محدود ہو سکتی ہے (شکل 3.8)۔

3.6 قومی بچت بانڈز متعارف کرانا

حکومت نے 11 جنوری 2010ء کو ملکی تاریخ میں پہلی بار فہرستی، غیر دستاویزی اور قابل تجارت نیشنل سیونگز بانڈز (این ایس بی) متعارف کرایا ہے جو 3، 5 اور 10 سال کی عرصیتوں کے لیے

دستیاب ہے اور اس پر بالترتیب 12.50، 12.55 اور 12.60 کی شرح منافع دی جاتی ہے۔ حکومت کو اس بانڈ کی پہلی اجرائی سے 3.7 ارب روپے حاصل ہوئے۔ حال ہی میں این ایس بی کے لیے اہل سرمایہ کاروں میں افراد، میوچل فنڈز، پراویڈنٹ بنڈز، گریجویٹ فنڈز یا ٹرسٹس کو شامل کیا گیا ہے۔ این ایس بی سال میں دوبار (ٹیکسوں کا خالص) منافع پرادا ٹیکس کی پیشکش کرتا ہے اور اس کی عرصیت مکمل ہونے سے قبل اس پر انفاک کی اجازت نہیں ہے۔

این ایس بی کو متعارف کرانے سے حکومت کو خسارے کی مالکاری کے لیے ایک متبادل ذریعہ مہیا ہو گیا ہے اور حکومت اس سے بینکاری نظام سے قرض گیری میں کمی کرتے ہوئے اندرونی ذرائع سے فنڈز جمع کر سکتی ہے جس سے نجی شعبے کے لیے قرضوں میں کمی کو دور کرنے میں مدد ملے گی۔ مستقبل میں ایسے بانڈز متعارف کرانے سے حکومت کو مجموعی ملکی قرض گیری میں غیر بینک قرض گیری کے حصے کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔

بکس 3.2 پاکستان کے قرضہ سرمایہ بازار میں مجوزہ اصلاحات: قومی بجٹ اسکیموں کی ساخت کے خصوصی حوالے سے

جون 2006 میں سیکورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان نے پاکستان کے قرضہ سرمایہ بازاروں کی نمونہ رکاوٹ بننے والے اہم عوامل کی نشاندہی و جانچ پڑتال اور قرضہ سرمایہ بازار کی ترقی و فروغ کے لیے موزوں سفارشات دینے کے لیے ”قرضہ سرمایہ بازار کمیٹی (ڈی سی ایم سی)“ تشکیل دی تھی۔ ڈی سی ایم سی چیئر مین ایس ای سی پی کی سربراہی میں قائم کی گئی تھی اور اس میں ممتاز ماہرین اور صنعت کے بعض فریقوں کو شامل کیا گیا ہے۔ اپریل 2007ء میں کمیٹی نے اس حوالے سے اپنی رپورٹ جمع کرادی تھی۔

پاکستان میں قرضہ سرمایہ بازار کی ترقی کو درپیش مسائل کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ اس رپورٹ میں این ایس ایس کی ساخت کے متعلق بعض مخصوص پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا جو کہ قرضہ سرمایہ بازاروں کی اصلاح کے راستے میں مشکلات پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں جبکہ اس کے ساتھ ساتھ قرضہ بازار پر این ایس ایس کے بگاڑ پیدا کرنے والے اثرات پر قابو پانے کے لیے متعدد سفارشات بھی دی گئیں۔ این ایس ایس کے حوالے سے کمیٹی کی سفارشات کو ذیل میں دیا گیا ہے۔

ڈی سی ایم سی کی جانب سے اجاگر کیے جانے والے اہم مسائل

ڈی سی ایم سی کے جائزے کے مطابق این ایس ایس کی موجودہ ساخت پاکستان میں قرضہ سرمایہ بازاروں کی اصلاح میں حائل ایک بڑی رکاوٹ ہے جس کا سبب اس کی زراعت پر مبنی بجٹ مصنوعات ہیں۔ این ایس ایس نظام کی بعض انفرادی خوبیوں و خامیوں پر بحث کرتے ہوئے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ:

- اس کاشت پہلو یہ ہے کہ یہ حکومت کو فنڈنگ مہیا کرنے کا ایک طویل مدتی ذریعہ اور تقسیم کا ایک وسیع وسیع ورک مہیا کرتی ہے جس سے خرد سرمایہ کاروں کی بنیاد تک رسائی میں مدد ملتی ہے۔
- منفی رخ یہ ہے کہ نرخوں کی غیر موثر ساخت اور منسلک مفت پٹ آپشن کے باعث یہ تاریخی طور پر حکومت کے لیے فنڈنگ کا ایک مہنگا ذریعہ رہا ہے۔

مزید برآں، رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ این ایس ایس کے شرح منافع کو پی آئی بیز سے ہم آہنگ بنانے کے لیے بعض اقدامات کیے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ مصنوعات مارکیٹ کی دیگر مصنوعات کے مقابلے میں کافی پرکشش ہیں جس کا سبب بلند شرح ہائے سود، حکومتی ضمانت اور سب سے اہم پٹ آپشن کی سہولت ہے جس سے سرمایہ کار کو کسی بھی وقت کسی بھی کاروبار کو خریدنے یا بیچنے میں سرمایہ کار کو کٹاوتے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس لیے اس کے مقابلے میں خرد سرمایہ کاروں کے لیے مارکیٹ پر مبنی دیگر تسکات کوئی کشش نہیں رکھتے۔ مزید برآں، قومی بجٹ اسکیموں کے فوری استعمال کی سہولت کے باعث حکومت کا اس سے جمع ہونے والی رقومات پر محدود کنٹرول ہوتا ہے۔

کمیٹی کی سفارشات

- ڈی سی ایم سی نے قومی بجٹ اسکیموں کو مرکزی دھارے کے سرمایہ بازاروں سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے ایسا کرنے کے لیے دو آپشنز دیے ہیں۔ پہلا یہ کہ قومی بجٹ اسکیموں کو مارکیٹ پر مبنی تسکات میں منتقل کر دیا جائے اور انہیں قومی بجٹ اسکیموں کے نیٹ ورک کے ذریعے براہ راست خرد صارفین کو منتقل کر دیا جائے۔ دوسری تجویز یہ دی گئی کہ مضمر پٹ آپشن کو واپس لے لیا جائے جو کہ صفر جرمائے پر انفکاک کی اجازت دیتا ہے۔ ایسا کرنا قومی بجٹ اسکیموں کو مارکیٹ تسکات کے ساتھ مسابقتی بنانے کے لیے ضروری ہے۔

- قومی بجٹ اسکیموں کے خردہ تقسیمی نیٹ ورک کو موثر انداز میں استعمال کرنے کے لیے ڈی سی ایم سی نے سفارش کی ہے کہ این ایس ایس کے خردہ نیٹ ورک میں توسیع کی جاسکتی ہے اور نجی شعبے کے میوچل فنڈز کو اپنی سرمایہ کاری مصنوعات کی تقسیم کے لیے اس پلیٹ فارم تک رسائی دے کر اس کی مجموعی خردہ سرمایہ کاری بنیاد کو مزید مستحکم بنایا جاسکتا ہے۔ میوچل فنڈز خردہ سرمایہ کاروں کے لیے پرکشش ثابت ہو سکتے ہیں کیونکہ انہیں مختلف ضروریات اور سرمایہ کاری پرچھت خاکوں سے باآسانی ہم آہنگ کیا جاسکتا ہے۔

- اس رپورٹ میں مزید تجویز بھی دی گئی ہے کہ قومی بجٹ اسکیموں کے بجائے حکومت کو پی آئی بیز کے ذریعے اپنی طویل مدتی سرمایہ کاری کی ضروریات پوری کرنی چاہئیں۔ اس سے حکومت کو قومی بجٹ اسکیموں کے مقابلے میں اپنی مالکاری کی ضروریات پر زیادہ کنٹرول حاصل ہو جائے گا کیونکہ قومی بجٹ اسکیموں کے فوری استعمال کی سہولت اسے حکومتی کنٹرول سے باہر رکھتی ہے۔

ماخذ: سیکورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان (2007)، ”پاکستان کے قرضہ سرمایہ بازار میں مجوزہ اصلاحات، اپریل 2007ء۔

3.7 خلاصہ

اگرچہ قومی بجٹ اسکیمیں معیشت میں بچتوں کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتی ہیں لیکن ان کی واجب الادا رقم کے ساتھ ساتھ ان اسکیموں کی بعض منفرد خصوصیات مالی شعبے میں بگاڑ پیدا کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ یہ تجویز دی جاتی ہے کہ سی ڈی این ایس کی تشکیل نو اس انداز میں کی جائے کہ یہ مالی شعبے میں بگاڑ پیدا کیے بغیر بچتیں جمع کرنے میں اپنا کلیدی کردار ادا کرتا رہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے این ایس ایس کے تسکات کو قابل تجارت بناتے ہوئے ان کے سرمایہ منڈیوں سے ارتباط کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے جیسا کہ ایس ای سی پی نے اپنی رپورٹ میں تجویز دی ہے (بکس 3.2) اور مضمر پٹ آپشن کو ختم کیا جائے جو کہ حکومت کے لیے سیالیت کی مشکلات پیدا کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ آئی ٹی خدمات کو استعمال کرتے ہوئے سی ڈی این ایس کے انفراسٹرکچر کو مزید بہتر بنانا بھی اہم ہے۔ چونکہ قومی بجٹ اسکیموں میں بہت زیادہ سرمایہ کاری کی جاتی ہے اس لیے اگر سی ڈی این ایس کی تشکیل نو کی جائے اور اسے بہتر سہولتوں سے لیس کیا جائے تو اس کو دور دراز کے علاقوں تک مالی خدمات کی رسائی کو فروغ دینے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

بینک آف انٹرنیشنل سیٹل منٹس (2008ء)، ”بھارت میں زری پالیسی کی ترسیل“، بی آئی ایس پیپر نمبر 35، جنوری 2008۔

ڈیٹ کیٹل مارکیٹ کمیٹی (2007ء)، ”قرضہ سرمایہ منڈی کمیٹی رپورٹ: پاکستان کی قرضہ سرمایہ منڈی میں مجوزہ اصلاحات“، سیکورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان، اپریل 2007ء۔

حمید ایف (2006ء)، ”پاکستان میں کارپوریٹ بانڈ مارکیٹ کو ترقی دینا“، ایس بی پی ریسرچ لیٹن، وولیم 3، نمبر 1، اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

یادھوا ایف (2006ء)، ”بھارت میں مالیاتی پائیداری: تجزیہ اور مضمرات“، [http://drnarendrajadhav.info/drnjadhav_web_files/](http://drnarendrajadhav.info/drnjadhav_web_files/Published%20papers/Fiscal%20Sustainability%20in%20India.pdf)
Published%20papers/Fiscal%20Sustainability%20in%20India.pdf

وزارت خزانہ (2006ء)، ”مالی سال 2005-06ء کی سالانہ کتاب“، حکومت پاکستان، فنانس ڈویژن، وزارت خزانہ، پاکستان

سنہا پر بھاکر (2010ء)، ”چھوٹی بچتوں کی افادیت کم ہو سکتی ہے“، دی ٹائمز آف انڈیا، 14 جولائی 2010ء۔ <http://timesofindia.indiatimes.com/business/india-business/Small-savings-may-lose-sheen/articleshow/6165352.cms>

بینک دولت پاکستان (2002ء)، ”مالی شعبے کا جائزہ 2001-02ء“، بینک دولت پاکستان کراچی۔